جلد ۱۰ | بمبئی دوشنبہ ۹ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۶ جنوری ۱۹۰۵ء | نمبر ۳

مقدمۃ الجیش

گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے

ہندوستانی پہرہ داروں سیہان نے شہر میں گشت کرتے ہوئے
پر حملہ کیا ۔ روس کے متعلق بیشتر شکایت کی گئی
کہ روس میں جان کرنے کے بعد دیکھا بغاوت کی حرکت ہو
کبھی صادر نہیں ہوئی ۔ وہ دونوں کا میل ہی جو تھا
تھا مگر اب اختلاف تو یہ ہے کہ خود روس اور اس کی
کی قسمت کے لئے تیار ہیں ۔ وہ بادشاہ کو سمجھ
لوگوں نے دیکھ لیا ہے کہ یہ جنگ خود بخود
دل پر ہی گزرا ۔ جسے وہ جاپانی آدمی سمجھتے تھے
جنگ کے دیکھے بھالے ۔ ان کا شکر ہے ۔ خاص طور پر
گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے ۔ خود روس کا افسر
تصدیق کرتے ہیں کہ روس جنگ اور لڑائی سے بیزار ہے

رہی سہی قوت بھی ٹوٹ جائے

پورٹ آرتھر کی شکست نے روسیوں کی رہی سہی قوت توڑ
دی کو بڑی جانفشانی کے ساتھ جو تمام حالی عقل اور تدبیر
بھی باقی رہ گئی تھی ہیں ۔ پورٹ آرتھر کے بعد کہیں کی
جانب اور قبضہ سے روس نہیں سخت صدمہ ہوا ہے الزام روس
افسروں پر ہے کہ سر جھکتے ہیں کہ اگر وہ اپنے جاپانیوں کی
کی فکر کرتے تو شکست کھا کر وہاں تک پہنچ جاتی اس قدر
گھبراہٹ کے ساتھ ہر ایک قوت ٹوٹ گئی ۔ ہزاروں کی
سے بالکل بیڑا تیار کیا گیا مگر ان غریبوں کی کچھ نہ ہو سکی
اسلئے ہمارا اب یہ خیال ہے کہ جس غرض سے بیڑا تیار
ہوا تھا وہ اب بھی پورا نہیں ہو سکا وہاں رہنا فضول ہے
وہ واپس بلا لیا جائے ۔ سمجھا جاتا ہے کہ روس جب تک
ہیں کر رہی قوت کا بھی خاتمہ ہو جائے اور جاپانی
کیلئے میدان صاف ہو جائے ہمیشہ کی طرح یہ ہے کہ ابھی نہیں

گھر کی فکر پڑی ہے

یہ کھلا ہوا ہے کہ روس کا دماغ ٹھکانے پر نہیں ۔ یہ خیال
آگیا کہ جس جاپان سے فوج کی ریل پیل کر رہا ہے
تو یورپ میں طاقتوں کی نسبت کچھ بگڑ جائے جو روس بھی
اور بھی سمجھ میں یہ بات آگئی کہ روس اس خالی ہے یہیں
لگا ہوا ہے کیا ہے تو آسمانی سے ایک بڑی سلطنت
پر قبضہ ہو جائے ہمیں یہ یقین ہے کہ روس کو
نہیں سکیگا ۔ اسلئے بہتر ہے کہ اگلے مہینہ شہر کی حفاظت
کے لئے واپس بلوایا جائے صاحب رہا جاپانیوں کا مقابلہ
اسکے لئے خاص فوج بہت ہے ۔ جاپانی بیمار ہو کر ہٹ
جائیں گے ۔ اور خزانہ خالی ہو جائیگا ۔ تو خود بخود
ان کی چوبیں ڈھیلی پڑ جائیگی ۔ اور اگر روس کو الغرض
شکست بھی ہو گئی تو جاپان فرانس صلح سے متفق
نہ ہو روس سختی سے کام نہ لیگا ۔

ٹھیری تو ٹھیری کہ غضب ہو گیا

گذشتہ ہفتہ ٹرکی اور برطانیہ کے تعلقات کی بابت لکھا گیا تھا۔ اُس وقت سے تار آئے ہیں خدا خیر کرے ہمیں افسوس ہے ساتھ اسکے متعلق اس ہفتہ پھر لکھنا پڑا ہے کہ وہ آثار پہلے جو دکھائی دیئے تھے اب اور بھی بنیاد پختہ ہو گئی کیونکہ عدن ہنٹرلینڈ کی سرحد کے متعلق اجمالی نے برطانیہ کا فیصلہ ہو گیا تھا کہ ہماری مرضی کے مطابق سرحد قائم کیا جائیگی تو ہم دیکھتے ہیں کہ ٹرکی برطانیہ نے جو شرطیں اسکے جواب میں رکھی ہیں جو آپ کا اقرار تھا اُسکو اور بھی قائم رکھا گیا ہے اب ہم دوسری بات نہیں سنیں گے۔ دیکھیں اب ٹرکی گورنمنٹ کس طرح کا شیوہ رکھتی ہے اندیشہ تو ہوتا ہے یہی ہے اگر ایسا ہوا تو غضب ہو جائیگا پھر سوائے جنگ کے چارہ نہیں اور یہ وہی طرح روس و جاپان کی جنگ ہوگی کہ جہاں شروع ہوئی وہیں ختم ہو گی دو پہلو انکے ہیں ... تو دونوں آخر دم تک کو دیکھا [illegible] رہینگے [illegible] شعلہ [illegible] اُٹھ کھڑا ہوگا اور ایک دوسرے کو پرانی عداوتوں کے نکالنے کا موقعہ ملیگا یہ ظاہر کرنا قبل از وقت ہے کہ کون سلطنت کس کا ساتھ دیگی مگر اس میں یقینی بات ہے کہ برطانیہ کا اگر سب سلطنتیں ساتھ دینگی تو ایک دو سلطنتیں سلطان المعظم کا بھی ساتھ دینگی اس جنگ کا بہت بڑا نتیجہ روس کو پہونچیگا کیونکہ برطانیہ کو ٹرکی کے مقابلہ میں پوری قوت صرف کرنی پڑے گی اور ہندوستان کی فوجیں اور دیگر [illegible] چلی جائینگی اور روس کے انجام کو گورنمنٹ خود ملاحظہ فرمالے ہم صدق دل سے دعا کرتے ہیں کہ خدا کرے ٹرکی اور برطانیہ کی مخالفت کا شعلہ یونہی دب جائے۔ تاکہ اہل اسلام کنوئیں اور کھائی کی کشمکش میں نہ پڑ جائیں۔

خداواسطے کی آفت

سرحدی شورش کا لطف ابھی تک ہماری بہادر فوجوں کو یاد ہوگا اور وہ ہمیشہ یہ خیر مناتی رہتی ہوں گی کہ خدا ان وحشیوں سے پالا نہ ڈالے جو رنگ دیکھیں نہ چال نہ موقعہ دیکھیں نہ محل بے تکے حملوں اور اوچھا دھند فیروں سے کام رکھتے ہیں بہادر فوج نے گو کہ سرحدی وحشیوں کی بہت کچھ سرکوبی کر دی سلوں وہ اب بھی باز نہیں آتے مگر وہ جو بزرگوں نے کہا ہے کہ یارانے بالکل اناڑی یا لڑے سے سراپا کھلاڑی مگر اناڑیوں کی اناڑیوں سے اور کھلاڑیوں کی کھلاڑیوں سے گاف کی ٹہرے تو جلد ہی فیصلہ ہو جائے ہماری فوج تو ٹہری سراپا کھلاڑی اور وہ ہیں سراسر اناڑی اسوجہ سے الجھن پیدا ہو جاتی ہے مگر خیر ان وہ کچھ گھبرا نہیں سکتیں کیونکہ ایک دفعہ پورا تجربہ حاصل کر چکی ہیں مگر آفت تو یہ ہے کہ اسوقت خواہ مخواہ کی آفت میں گورنمنٹ کو پڑنا پڑا۔ بعض رفاقت اور ہمدردی کے خیال سے [illegible] کو بسنے کسی زمانہ میں اپنی حمایت کا بہروسہ دیدیا تھا وہ بیچارے تو عدم آباد کو تشریف لیگئے گورنمنٹ عالیہ نے بچوں کی سرپرستی کی مگر انپر خان نوا گئی نے حملہ کر ڈالا۔ اسوجہ سے گورنمنٹ پر فرض ہوا کہ خان نوا گئی کی سرکوبی کرے۔ چنانچہ اسنے سرحد پر کچھ فوج حکم کی منتظر ڈال دی ہے ذرا اشارہ پاتے ہی روانہ ہو جاتے۔ مگر گورنمنٹ بھی موقعہ کو دیکھ رہی ہے کہ دیکھیں اونٹ کس کل بیٹھتا ہے اب جو سنا کہ خان نوا گئی غائب ہو گیا مقام جنڈول سے گذر کر دیر کا قلعہ بھی فتح کر ڈالا تو اب گورنمنٹ عالیہ کو پیٹ میں قراقر ہوا اور بہت جلد فوجی معالجہ کا حکم دیدیا اب دیکھئے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

دونوں برابر چھوٹے

یہ تو سارا زمانہ جانتا ہے کہ پورٹ آرتھر کو جاپانی فوج نے کامل طور پر فتح کر ڈالا بظاہر روسی شکست فاش کی لیکن جو فن جنگ کے ماہر ہیں وہ اسکا اندازہ کر سکتے ہیں کہ روسی جنرل نے بھی کیسی داد شجاعت دی۔ یہی وجہ ہے کہ اوسکی شجاعت کا سکہ ہر ایک اور بہ ملا [illegible] کے دل پر بیٹھ گیا ہے۔ چنانچہ دونوں سلطنتیں دونوں کی شان میں تعریفی فقرے اوگل رہی ہیں۔ شاہنشاہ جرمن نے تو ایک خط روس کو اور ایک جاپان کو اس مضمون کا لکھ ڈالا کہ مجھے آپکے جنرلوں کی بہادری سے بہت خوشی ہوا ہر ایک کو تمغہ بہادری دینا چاہتا ہوں۔ جاپان نے تو شکریہ کے ساتھ اس درخواست کو منظور کیا اور روس [illegible] نے صرف شکریہ ادا کر دیا وہ خود بھی سمجھتا تھا کہ یہ طعنہ کا تیر ہے۔ کس منہ سے تمغہ شجاعت کو منظور کر لیتا۔ اب دیکھیں کہ یہ فخر جاپانی فوج کے ستارہ میں کون سی فتح حاصل کر کے حقیقی طور پر تمغہ شجاعت کی مستحق ٹہرتی ہے عجب نہیں جو پہونچ جائے وہ ولادی واسٹک لیلے۔ پرنچہ جنرل مسینکو کی فوج نے تھوڑا سا [illegible] کے ساتھ جاپانی ریلوں کو برباد کر ڈالا ہے گویا یوں سمجھنا چاہئے کہ روس نے بہت بڑا مقام [illegible] جو قابض ہونے والے ہیں یہ جاپانی ریل ایسی تھی کہ اگر اس جنگ میں جاپان کو سامان رسد و آلات حرب کی آمد و رفت میں بہت بڑی مدد ملتی تھی۔ افسوس اس ریلوے کو برباد کر کے گویا روسیوں نے جاپان کو ان مقامات پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔

آریہ متر کی خباثت

مثل مشہور ہے کہ جب گیدڑ کے دن برے آتے ہیں تو شہر کی طرف رخ کرتا ہے ایسے ہی جب کسی فرقہ یا کسی شخص کے مذہبی تعصب کی شامت اسکو دکھا دیتی ہے تو وہ مسلمانوں کی مسلمانی پر حملہ کرنے کی کوشش کرتا ہے چنانچہ آریہ مذہب کے آریہ متر صاحب نے اپنی خباثت کی آڑ میں اسلامی صداقت کو آڑے ہاتھوں لینے کی کوشش کرتے ہیں مگر یہ نہیں سمجھتے کہ اسلامی عمارت کو دانت تو قدرتی طور پر ایسے مضبوط ہیں کہ جو چیز اون کے کاٹنے کی کوشش کرتی ہے وہ خود ہی کٹ جاتی ہے چنانچہ دیانند متوفی یہ بات کہ اچھی طرح سمجھ گیا تھا کہ اسلام [illegible] اور یہ خباثت تک نہیں پہنچ سکتا یہی وجہ ہے کہ جب [illegible] پیش کرتے ہیں اوسکی عقل عاجز آگئی [illegible] لیکن اوس کے چیلے چانٹوں نے وہ طریقہ اختیار کیا ہے جیسے محض زبان زوری سے تمام مذاہب خصوصاً اسلام کو مغلوب کرنا چاہتے ہیں مگر جب انہوں نے دیکھا کہ مسلمانوں کے آگے زبان زوری کا قافیہ تنگ ہو جاتا ہے تو اخبار کے ذریعہ سے جلے پھپھولے پھوڑنے شروع کر دیئے۔

چنانچہ اسی فرض کے ادا کرنے کو آریہ متر نے کہا [illegible] اندیشہ نہیں سمجھتا کہ جب مسلمانوں کا قلم چلیگا خونریزی کرتا پھریگا قرآن پاک پر حملہ کر کے اوسنے صاف طور پر اپنی اصلی خباثت کا اظہار کیا ہے [illegible] نہیں [illegible] کہ کتابوں کے جواب میں گالیاں دیں مگر جب ہم دیکھیں گے کہ وہ بد باطنی کے اظہار کیلئے [illegible]

شکست کی مبارکباد

کامیابی پر تہنیت دینا تو ایک معمولی بات ہے لیکن فرانچ مجلس شوریٰ نے روسیون کو پورٹ آرتہر کی شکست پر مبارکباد دی ہے۔ اس مجلس مین مسیو [illegible] نے محصورین پورٹ آرتہر کی ہمت اور استقلال کی داد دی اور اون کی شجاعت کی اس بنا پر تعریف کی کہ مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا۔ گو بحیثیت مجموعی جاپانی قوت روسیون کے مقابلہ مین کچھ بھی نہیں ہے مگر جس کس مپرسی کی حالت مین روسی محصورین پہنس گئے تھے اور جس آزادی سے جاپانی محاصرین اوپر حملہ کر رہے تھے اوسے اگر مد نظر رکھا جائے۔ تو صاف ظاہر ہوگا کہ روسیون کی بہادری اور ہمت تاریخ مین یادگار رہیگی۔ یہ اور بات ہے کہ اوس ہمت کا کوئی اچھا نتیجہ نہ نکلا۔ کیونکہ اگر دوسرے روسی افسرون کو اپنی قوم کی عزت کا اوسیقدر پاس ہوتا جتنا محصورین پورٹ آرتہر کو تھا۔ تو اسمین کوئی شک نہین کہ اونکا استقلال ضرور پہل لاتا مگر جس دل مین شجاعت اور شرافت ہے وہ ایسے بہادرون کو اعلیٰ درجہ کے استقلال اور ہمت پر ضرور مبارکباد دیگا۔ شاہنشاہ جرمن نے بہی روسی جنرل سٹوسل کو وہی اعزاز بخشا جو جاپانی جنرل نوگی کو بخشا۔ دونون کی بہادری اور ہمت کی داد دی اور دونون کو اعلیٰ فوجی تمغے عطا کئے کیونکہ اگر جنرل نوگی نے اپنی دماغی قوت اور شجاعت سے محاصرہ کو قایم رکھا اور فتح حاصل کی تو جنرل سٹوسل نے بہی پورٹ آرتہر کی حفاظت مین جان لڑا دی اور محاصرہ کی سخت مصیبتون کو بڑے استقلال اور تحمل سے جہیل لیا۔

سبکو چونکا دیا

جاپانیون نے روسی بیڑا [illegible] پورٹ آرتہر پر جو کامیابی حاصل کی ہے یورپ پر اوسکا عجیب اثر ہوا ہے۔ روسیون کی تباہی سے اونہین عبرت حاصل ہوئی ہے۔ اور اونہین یہ اندیشہ پیدا ہوا ہے کہ اب تک تو یورپین طاقتون کی دھاک بیٹھی ہوئی تھی مگر اب جاپان نے آگے قدم بڑھایا اور ایک بڑی یورپین سلطنت کی حکومت کا اندازہ لگا لیا۔ تو اوسکی ہمت بڑھ جائیگی۔ اور اگر آیندہ روسیون کے مقابلے مین خاتمہ جنگ تک کامیابی ہوتی رہی۔ تو عجب نہین جو اوسے بہی دور دراز ملکون پر ہاتھ ڈالنے کا شوق پیدا ہو اور یہ ہرگز نہین چاہتے کہ ہماری بہی ایسی ہی گت بنے جیسی روس کی ہوئی ہے۔ اسی گھبراہٹ مین سب سے بڑا حصہ فرانس نے لیا ہے جاپانی مدبر مسٹر [illegible] نے سنہ ۱۹۰۱ء میں جو تقریرین پیش کی تہین اونکی صداقت کا اوسے یقین ہو چلا ہے اور فرانس کے اخبارات نے مدبر مذکور کی توسیع ملک کی خواہش اور تدبیر پر گورنمنٹ کو متوجہ کیا ہے۔ فرنچ انڈو چائنا پر مدت سے جاپان کی آنکھ لگی ہوئی ہے۔ اور اگر اونہین یہ موقع مل گیا تو وہ ضرور اسے ہڑپ کر جانے کی تدبیر کرینگے۔ گو جاپانی سفارت کی طرف سے ایسے بیہودہ خیال کی تردید کی گئی مگر فرانسیسی کچھ ایسے بوکھلائے ہوئے ہین کہ اون کے ہوش ٹھکانے نہین ہین روسی قوت کی بربادی کا جب اونہین خیال آجاتا ہے تو کانپ اوٹھتے ہین۔ اسلئے گورنمنٹ فرانس کو روس کی حالت سے سبق حاصل کر کے اپنے استحکام کی فکر لازم ہے۔

جلسہ ختنہ ہوا کیا بعید ہے

• عالیجناب فیضمآب قاضی عبدالکریم صاحب [illegible] مالک [illegible]
فتح [illegible] کے فرزند ارجمند نور محمد عرف غلام چشتی کا
بروز جمعہ ختنہ کیا گیا۔ بڑی دھوم کی مجلس تھی۔ کسی
معقول سے اختصار مد نظر تھا مگر پھر بھی [illegible]
ابھی [illegible] رونق ہو گئی۔ ۳ بجے سے مہمانوں کی
آمد شروع ہوئی جنہیں [illegible] شروع میں شہنائی
پر مہمان کا خیر مقدم کرتی تھی۔ تقریباً ساڑھے چار بجے
رسم ختنہ ادا ہوئی۔ بعد تقسیم شیرینی و [illegible] پان
مجلس برخاست ہوئی۔ [illegible] وقت
پہنچے۔ راستہ میں [illegible] خلاف معمول [illegible]
مصرعہ کی طرف [illegible] گئی۔ فوراً [illegible] مصرعہ
[illegible] شریف نے [illegible] دیا۔ ع جلسہ ختنہ ہوا کیا
بعید ہے۔ [illegible]
ہوا تھا۔ اس لئے ایک دو تین کی ضرورت
لازمی معلوم ہوئی۔ انگلیوں کی پوروں
پر اکائی دہائی کی [illegible] دی۔ تو [illegible]
کسی طفل شوخ کی طرح مچل کے [illegible]
لکھے گئے۔ [illegible] نے اسکو جائز رکھا
ہے کہ صرف ۵ کے عدد [illegible] توافق
[illegible] ہوجائے تو رہ جاتے [illegible] مگر [illegible]
کو طبیعت قبول نہیں کرتی تھی لیکن جلسہ میں
ہم ایسے وقت پہنچے کہ صاحبزادہ کا ختنہ ہو چکا تھا
اور ہر شخص جلسہ کی تعریف میں یہ کہتا ہوا نکل رہا تھا
کہ دھوم سے کیا جلسہ ختنہ ہوا۔ [illegible]
[illegible] بہت مناسب سمجھا۔ گویا [illegible] جلسے
[illegible] صاحبزادہ کا ختنہ ہوا۔ اور ہمارے [illegible]
جلسہ کا [illegible] جناب [illegible] برآمد کے وقت پہنچے تھے
جناب [illegible] ایک تقریب [illegible] الحمد [illegible]
[illegible] مبارکباد [illegible] ساعت میں

کھسیانی بلی کھمبا نوچے

جاپان نے روسیوں کے اکھیڑ پچھاڑ ڈھیلے
کر دئے ہیں کہ اب وہ ذرا ذرا سی بات پر رونے
لگتا ہے۔ شکستیں تو روس سیاہ کی بداتفاقی اور
جاپانیوں کی بہادری سے ہوئیں مگر وہ چونکہ
اپنی [illegible] چین کے سر سارا
الزام تھوپا جاتا ہے کہ اسنے موقع پر شرارت
شروع کر دی ہے۔ تمام دول یورپ سے روس
نے شکایت کی ہے کہ ہم تو لڑائی کے جھمیلے میں
پھنسے ہوئے ہیں۔ اور چین خلاف قوانین
بین الاقوام اپنی ہی فکر میں لگا ہوا ہے۔ حسب
قانون اوسے اسوقت چپ چاپ بیٹھا رہنا چاہئے
گو جاپانیوں کو روس سے مختلف فوائد [illegible]
[illegible] یہ تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ یورپین
[illegible] اس طفلانہ شکایت کا کیا علاج کرینگے۔
[illegible] ایسی معمولی بات میں مداخلت تو نہیں
کرنا چاہئے مگر شاید عیسائی [illegible]
ہمیں تعجب تو یہ ہے کہ ابھی تو جاپان سے صرف
دو دو ہاتھ ہی ہوئے ہیں۔ اور یہ ابھی سے کیوں
رونے لگا۔ اتنی بڑی سلطنت کو [illegible] کے آگے
گڑگڑاتے ہوئے شرم بھی نہیں آتی۔ یہ ظاہر
ہے کہ بیچارے چین کی کیا شامت آئی ہے جو خواہ
مخواہ بیٹھا بٹھایا جھگڑا مول لے۔ [illegible] روسیوں کی طرف
گذشتہ جنگ میں اوسے جو صدمے پہنچے تھے [illegible]
وہ بھول ہی نہیں سکتا۔ [illegible] روس کی بربادی
کے لئے وہ دل و جان سے [illegible]
[illegible]
[illegible] سلطنت کے [illegible] ہو جائینگے
اصل بات تو یہ ہے کہ جاپانیوں کے مقابلہ میں کامیابی
کی کوئی صورت نظر نہیں آتی [illegible]

یہی ہار دوبار کی علامت ہے

[illegible]
[illegible] اور نہیں [illegible]
[illegible] نا کامی کی سب سے بڑی وجہ [illegible]
نا اتفاقی ہے۔ [illegible] نا چاقی کا یہ نتیجہ [illegible]
[illegible]
کا یہ حال ہے کہ [illegible] ہو رہا ہے
سلطنت [illegible] شکستوں سے [illegible]
[illegible]
اور [illegible] شہر کے مختلف حصوں
میں [illegible]
حکومت [illegible] بغاوت
کا [illegible]
[illegible]
[illegible] اپنی [illegible]
[illegible] اخبارات نے [illegible]
[illegible] اتفاق [illegible]
[illegible] کے نام ارسال کیا۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] کسی طرح [illegible]
کے کان نہیں [illegible] اب [illegible]
اور [illegible] وکالت [illegible]
[illegible] صورت [illegible] اخبارات [illegible]
[illegible]
[illegible] سلطنت کے خلاف [illegible]
[illegible] انسانی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کوریا کی کورنمکی

گورنمنٹ کوریا نے پہلے تو بیٹھے بیٹھے روس جاپان کی جنگ کا تماشہ دیکھا اور اب جو اوسنے دیکھا کہ جاپان کا پانسہ زبردست پڑا ہے اور اپنا انگ بازو کی فکر کریگا تو اوسنے جاپان کو در مخمصہ مین پھنسانے کی فکر کی۔ کیونکہ روس کی طرف سے اوسکو اطمینان ہو گیا ہے کہ کوریا کو قبضہ مین لانا تو کیسا اوسے اپنی ہی جان بچانی مشکل پڑ گئی ہے۔ مگر ہان جاپان اب ضرور دست درازی کریگا۔ اور جتنے فوائد کہ روس کو کوریا سے پہنچتے ہین اون سب کے لینے کی خواہش کریگا۔ بلکہ عجب نہین جو زمین چارہ دیکھکے ہڑپ کر جانے کی فکر کرے اسلئے کوریا نے یہ ترکیب نکالی ہے کہ جتنا جلدی ہو سکے تمام دول یورپ او سپر متفق ہو کر کوریا کو دستبرد سے بچالین۔ چنانچہ دول یورپ کو اس بنا پر شہتا لکہ دی ہے کہ جاپان پورٹ آرتھر سے زیادہ کر مقام کو کمپاٹ پر مورچہ بندی کر رہا ہے۔ اور اس مقام سے ہر یورپین سلطنت کا خوفناک تعلق ہے۔ اگر دول یورپ یون ہی تماشا دیکھتے رہے تو وہ سبکے حقوق ہڑپ کر جائیگا۔ پھر کوئی ہمکو الزام نہ دے کہ ہمین اطلاع بھی نہ دی۔ اگر اپنے حقوق کی حفاظت مقصود ہو تو سر دست [illegible] کی تجویز پر عمل کیا جائے۔ اگر وہ مورچہ بندی کریگا تو پھر کسی کی دال [illegible] نہین گلیگا۔ [illegible] آئندہ ہر سلطنت کو توپ بندوق سے بات کرنا ہوگا۔ اسلئے مناسب ہے کہ ابھی سے جاپان کو روکدو [illegible] بیٹھے۔ کوئی کیا [illegible] ہے۔ غرض کوریا تو اپنی کارروائی کر چکا اب دیکھین دول یورپ جاپان سے کس طرح پیش آتے ہین۔

اچھے فقرون سے کام نکالا

روسی افسر جو جاپانیون کے ہاتھ لگ گئے ہین اونہون نے اپنی شکست شرمناک اور نہایت رسوائی کی نگاہ حقارت کم کرنے کی یہ ترکیب نکالی ہے کہ جاپانی بہادرون کے منہ سے اپنی نسبت تعریف کے فقرے اوگلوائین تاکہ لوگ اسکا یقین کرلین کہ شکست و فتح نصیبون سے ہے ورنہ مقابلہ تو دل و جان نے خوب کیا۔ اور جب یہ خیال لوگون مین پیدا ہو جائیگا۔ تو گویا بہت استقلال کے پہلو سے روسی بہادر بھی فتحیاب سمجھے جائینگے۔ چنانچہ اسی خیال سے روسی افسرون نے زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز۔ کا پہلو اختیار کیا ہے۔ جنرل سٹوسیل جو پورٹ آرتھر کی محصوری کا اعلیٰ افسر تھا اوسنے جاپانی جنرل کی بڑی لمبی چوڑی تعریف کی اور صرف زبانی نہین بلکہ تحریری تعریف پیش کی۔ بطور تہنیت نامہ کے تعریفون کا طومار [illegible] کا انبار جاپانی جنرل کی نذر کیا۔ اوسکو خوب آسمان پر چڑھایا ہے کہ بیشک تم شیر ہو۔ دلاور ہو۔ تم ہی بہادر نہین بلکہ جری ابن جری ہو۔ تم نے پورٹ آرتھر کا میدان اسطرح جیتا کہ جیسے رستم نے ہفتخوان پر فتح پائی۔ ان فقرون سے جاپانی جنرل کو بہت ہی خوش کیا۔ اور اس بہادر کی سرٹیفکیٹ کو باقاعدہ قبولیت عطا فرمائی۔ اسکے جواب مین جاپانی جنرل نے شرافت سے کام لیا یعنے بہادر روس کی [illegible] پہنچنے کیلئے روسی جنرل کی بہت کچھ تعریف کر ڈالی کہ تمکو بھی شاباش ہے تم نے خوب حق شجاعت ادا کیا [illegible] عزت اور ملکی آبرو کو بزدلی کے ساتھ خاک مین نہین ملایا اگر ہم پوری قوت تمہارے مقابلہ مین صرف کرتے تو تم ہرگز ہمارے قابو مین نہ آتے [illegible] ہمنے تمپر ایسی فتح پائی جیسے

یہ منہ اور مسور کی دال

آجکل عیسائی سلطنتون کے دماغون مین اسقدر رعونت سما گئی ہے کہ ذرا ذرا سی بات پر پہتون سے باہر ہوئی جاتی ہین۔ لطف تو یہ کہ دنیا کی بڑی بڑی سلطنتین کی جس شہنشاہ عالیقدر کے آگے کوئی ہستی نہین اوس سے خواہ مخواہ شامت کے مارے مشتے زمین کے مالک بھی دو دو ہاتھ لینے لگتے ہین۔ اب بھلا یہ زمانہ ہے۔ آسٹریا ہنگری وغیرہ کی ہمارے بہادر ترکی شہنشاہ کے آگے حقیقت ہی کیا ہے مگر اونہین دوسری عیسائی سلطنتون کی [illegible] کے سہارے پر اتنا بھروسا ہے کہ آئے دن چھیڑ خانی کرتے جاتے ہین [illegible] ترکی افسرون نے جو کسی مصلحت سے آسٹریا و ہنگری کی ڈاک کو روک دیا تو انکا مزاج بگڑ گیا۔ فوراً گورنمنٹ ترکی سے شکایت کی کہ اسکی تلافی ہونی چاہئے اور ترکی افسرون کو سزا دیجائے۔ [illegible] بھلا ایسی بات پر کیون غور کرنے لگا تھا۔ اوسنے اس کان سنا اوس کان اوڑا دیا۔ مگر بھلا یون کیسے گوارا ہو سکتا تھا کہ کوئی غیر مذہب والا اونکی اسطرح اہانت کرے۔ اپنے غیرت کی [illegible] الٹی [illegible] دھمکی [illegible] کہ اگر [illegible] اسی طرح ہمارے مطالبہ کی تعمیل نہ کریگا تو آسٹریا اور ہنگری کے جنگی جہازات فوراً ترکی کے مقابلہ کے لئے روانہ ہو جائینگے۔ [illegible] ترکی سلطنت نہوئی موم کی ناک ہوئی کہ جدہر چاہا مروڑ لیا۔ اگر ایسی ہی دہمکیون سے ترکی سلطنت ڈر جاتی تو اب تک صفحہ دنیا پر اوسکا نام بھی باقی نہ رہتا۔ وہ تو کہئے کہ ترکون کے [illegible] ترکی بہادرون کی [illegible]

[illegible] جنرل سٹوسیل [illegible] مقصود تھا۔

معرکۂ آرائی

ریلوے اسٹیشن مظفر نگر کی شکایت

حضور! اینجانب و دیگر اڈیٹر اسسٹنٹ پرسکان سے ارادہ کیا کہ سیٹ ٹائم کی سیدھی اسٹیشن پر جا پہنچے۔ چند منٹ پلیٹ فارم پر اور ادھر ادھر چکر لگاتے ہوئے ہر گودام کی طرف جا نکلے۔ بہت سے قلی اور چپراسی اور بابو دوڑتے ہوئے قدموں پر گر پڑے۔ اور لگے دہائی تہائی دینے۔ بابو دولت نے اون کی تسلی و تشفی کر کے دریافت کیا کہ تم کو کیا تکلیف پہونچی جو ہم سے فریاد کرتے ہو۔ چند پلے داروں نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ ہم لوگوں کے ساتھ ریلوے میں بڑا سخت ظلم ہو رہا ہے اور ہماری فریاد کوئی نہیں سنتا۔ اتوار کو سب لوگوں کی تعطیل ہوتی ہے مگر ہم لوگ برابر کام کرتے ہیں۔ اور رات کے گیارہ بجے تک کام کرنا پڑتا ہے۔ اسبارہ میں ہمنے اپنے بڑے صاحب سے بھی کہا تو اونھوں نے رحمدلی اور منصف مزاجی کو کام میں لا کر اتوار کی تعطیل کر دی۔ ایک دو ہفتہ تو صاحب بہادر کے حکم کی تعمیل کی گئی مگر ہمارے افسر بابو لوگوں نے پھر اوسیطرح سختی اور تشدد سے کام لینا شروع کر دیا۔ اسکے مجبور ہو کے فریادی ہیں کہ مناسب انتظام ہم لوگوں کے لئے کرا دیا جائے۔ دوسرا ایک اور پلے دار جو ہمارے نزدیک کھڑا ہوا تھا۔ پاس سے دو ایک روپیہ لیکر اچھا جا رہا ہے جی۔ اب ہم جاوت ہے۔ یہہ تو تمہارا حق۔

مسٹر آفت: بابا رے یہ حق کیسا ہے۔

پلے دار: حضور ہمیا مہاجن لوگ بولتے اونچی کا ہمارے بابو لوگون کو دیوت ہیں۔

(مسٹر آفت) اوہ مین! ہم اس روپیہ کا لینا نہیں چاہتا۔ اور نہ ہم رشوت کھانا چاہتا ہے۔ تمہارا کام ضرور کرینگے گھبراؤمت۔ ہم تمہارا ڈی۔ ٹی۔ ایس صاحب بہادر کو۔ بذریعہ چٹھی یا اخبار کے توجہ دلائینگے۔ اور تم کو اتوار کے روز کام کرنا نہیں ہوگا۔

(پلے دار) حضور ہم لوگ نے مہربان ڈی ٹی ایس صاحب کے سامنے عرض کیا تہا۔ اور بہت گڑگڑے ستنا۔ بڑی سنجیدگی اور منصف مزاجی سے کہا کہ اچھا۔ اس بات کی ہم تمکو دس روپیہ تنخواہ دیگا۔ یا ایک روپیہ ترقی دیگا۔ تم لوگ اتوار کو کام کرنا چاہتے ہو۔ تو دس روپیہ برابر ملا کریگا۔ ہم نے جواب دیا۔ دس روپیہ لینا نہیں چاہتے۔ چھٹی کا دن چاہتے ہیں۔ اتوار کو کام نہ لیا جائے۔ چنانچہ مسٹر ڈی۔ ٹی ایس صاحب بہادر نے اسبارہ میں حکم لکھ دیا کہ اتوار کو پلے داروں سے کام نہ لیا جائے۔ ایک دو ہفتہ بابو لوگ اس حکم کے پابند رہے کہ صبح سے دوپہر تک اتوار کو چار مرتبہ کام کر دیا۔ مگر اب چند اتوار کو مسٹر ڈی۔ ٹی ایس صاحب بہادر کے حکم کی نعش تعمیل نہ کی گئی۔ اور دوپہر سے ہی صبح سے لیکر ۱۰ بجے رات تک کام لیا گیا اور حکم دیا کہ اگر کوئی انکار کریگا یا بھاگ جائیگا۔ تو پولیس میں دیا جائیگا۔ افسوس بابو لوگ ہمکو بُری طرح سے ستا رہے ہیں بلکہ اپنے ذاتی مفاد کے واسطے ہم لوگوں کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا جا رہا ہے۔

(مسٹر آفت) اسمیں شک نہیں مظفر نگر کا اسٹیشن پر جو بے عنوانیاں پیدا ہوتی ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں۔ کیونکہ اکثر صبح و شام ہم اسٹیشن پر آتے ہیں۔ اور مال گودام کی طرف چکر لگاتے ہیں تو بابو لوگوں کی بہت سی کارروائیاں ایسی ہوتی ہیں جو گورنمنٹ قانون کے خلاف ہوتی ہیں۔ چنانچہ ہمارے پاس چند معاملات کی بابت گڈس کلرک و دیگر بابو کے ٹکٹ کلکٹر صاحب کی بابت خبریں پہنچیں مگر ہمنے زور کے ساتھ غور نہ کیا۔ آج تھوڑا پلے داران اسٹیشن مظفر نگر کے حالات پر رحم آ جاتا ہے۔ اسلئے ہم اپنے مہربان ڈی ٹی ایس صاحب بہادر ریلوے کی خدمت کو متوجہ نہیں کرانا چاہتے بلکہ ہم ممبر صاحب کو و اعلیٰ حکام ریلوے کو اسطرف توجہ دلانا چاہتے ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے اس مضمون پر جلد نوٹس لینگے۔ ورنہ تھوڑا پیر آئندہ میں خلاف حالات درج کر کے حکام اعلیٰ کو توجہ دلائینگے ہمارے رائے میں جو بابو ایسے ہیں کہ وہ اپنے حکام اعلیٰ کے حکم کو نہیں مانتے اون سے جواب طلب کر کے کیوں نہ مقدمہ قائم کیا جائے۔

ٹکٹ کلکٹری کی کارروائی ہمنے خود دیکھی کہ جو شہر کے آدمی پلیٹ فارم پر کھڑے رہتے ہیں اون کے پاس پلیٹ فارم کا ٹکٹ نہیں ہوتا اور معمولی آدمیوں سے ٹکٹ پلیٹ فارم لیا جاتا ہے۔ قواعد کے موجب سب لوگوں کے ساتھ ایک برتاؤ ہونا چاہیئے۔ یہ نہیں کہ جو معزز یا دوست احباب ہوں اون کے لئے چشم پوشی اور غیر آدمیوں سے وہی قواعد کے برتاؤ۔ یہ ٹھیک نہیں۔ ہماری رائے ہیں اگر ٹکٹ کلکٹر تبدیل کر دیا جائے تو رعایا کو اسقدر شکایت نہ ہو۔ جو بیل کے مال گودام میں جو اکثر چوری ہوتی ہیں تو جی وجہ ہے کہ رات کے

درس گیا روپیہ تک کھا رہا ہے۔ (باقی آئندہ)

نوٹ:۔ تحصیل کیرانہ ضلع مظفرنگر سے بابو بری پرشاد کی چند مرتبہ شکایت۔ بدمعاملگی و بد انتظامی کی خبریں ہمارے پاس موصول ہوئیں مگر ابتدا ہونے فرصت کے درج نہ کرسکے اب ہم آیندہ ہفتہ سے ضرور حکام ضلع کو اسطرف توجہ دلائیں گے اور وہ واقعات دکھائیں گے کہ جو گذر رہے ہیں۔ بلکہ انکی بابت بہت سا مواد فراہم ہوگیا ہے۔ اس قصبہ میں لائق اور چست و چالاک قوی تھانہ دار کی ضرورت ہے کیونکہ یہ قصبہ بھی ضلع میں مشہور ہے۔

نوٹ:۔ لالہ نہال چند صاحب رئیس مظفرنگر کی بابت پہلے ہمنے یہ لکھا تھا کہ مذہبی کام کے نام سے بہت سا چندہ جمع کر لیا ہے۔ مگر ابھی تک کچھ اسکا ظہور نہیں ہوا۔ آج پھر ہمارے پاس شکایت پہنچی ہے اسلیئے ہم لالہ نہال چند صاحب کو دوستانہ لکھتے ہیں کہ جو روپیہ مذہبی کام کے واسطے جمع کیا تھا۔ یا تو وہ واپس کردیں یا جس کام کے لیے خواہش ظاہر کی گئی تھی پوری کریں۔ ایک ہفتہ انتظار کرنے کے بعد لالہ نہال چند صاحب کے حالات پوچھے جائیں گے درج ہوں گے۔ ہماری رائے تو بہتر ہے کہ وہ اس روپیہ کی واپسی کردیں ورنہ پھر ہم ہیں اور رئیس صاحب (باقی آئندہ)

مراسلات

دہلی چلا نہ ... میں شرافت۔ از مظفرنگر۔

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے
جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

از جناب [illegible] صاحب خان بہادر بیگ مولانا [illegible] دام

سیکا جو کریم تسلیم و عرض ہے۔ چونکہ آپ حکیم اور حکیم بھی کیسے حکیم حاذق ہیں اس مرض کی وجہ یعنی علت بتلا سکیں گے کہ آدمی ساٹھ برس کے قریب یا اس سن سے گذر کر عقل و ہوش سے عاری ہوجاتا ہے۔ ایک اچھا خاصا آدمی جو اپنے آپ کو تمام علمی باتوں اور قومی کاموں کا مرکز سمجھتا ہو۔ دفعتاً ایسی باتیں کرنے لگے جن میں اسکا قصور اور اسکی عدم واقفیت کھلتی جاتے۔ واقعی قابل رحم اور خاص کر آپکا توجہ کا مستحق ہے۔ خیر یہ تو ضروری مسئلہ آپ اپنی فرصت کے وقت کبھی حل کیجیے۔ میں اب آپکو اور آپکے معزز ناظرین کو منشی عبدالکریم کے پچھلے خط پر جو انہوں نے سلطان الاخبار میں چھپوایا متوجہ کیا چاہتا ہوں۔ منشی جی کا تمام خط ایسی گھبراہٹ اور ایسی پریشانی سے بھرا ہوا جسکو دیکھکر واقعی افسوس ہوتا ہے۔ منشی جی نے عنوان میں کتنا اچھا شعر لکھا ہے۔ ورنہ اسکا یکہ منشی جی کی تحریر کی سختی اور دشنام دہی پر عام طور پہ افسوس اور نفرت ظاہر کی گئی۔ منشی جی گالیاں دیتے دیتے منہ چڑانے کی شکایت کرتے ہیں آپکے دانستہ ناظرین ضرور سمجھ گئے ہونگے کہ گالیاں دیتے دیتے منہ چڑانے کی پھبتی کسقدر صادق آتی ہے۔ مزہ تو یہ ہے کہ طرز تحریر سے یہی ثابت کیے چلے جاتے ہیں کہ بغیر فضول الفاظ فحش کے وہ کچھ لکھ ہی نہیں سکتے۔ اگرچہ پچھلے خط میں اونہوں نے فطرتی تقاضے کو بہت کچھ روکا ہے مگر وہ تو ع عادت بد ہے تا مرگ نہ رست ہے۔ ایک جگہ منشی جی لکھتے ہیں "سکرٹری انجمن اسلامیہ نے کا حق مربی خوب ادا کیا" جناب مولانا کیا آپ فرما سکتے ہیں کہ حق مربی کی ترکیب ہے۔ پھر ایک جگہ نوجوان مولویوں کے لئے ہوگئی سے باز رہنے کی دعا کی ہے۔

بتلائے کہ منشی جی نے اپنے دونوں خطوں میں کیا کیا ہے۔ خود را فضیحت و دیگران را نصیحت طرہ یہ کہ اسپر عدم سخن شناسی کی شکایت میں معزز سے اور اسکو آپنے ایک شعر بھی لکھ دیا ہے۔ اول تو اون کے خط میں سوا گالیوں کے اور تھا ہی کیا۔ اور بقول مرزا غالب منشی جی کو گالی دینے کا بھی سلیقہ نہیں تو پھر قدردانی کس چیز کی کیجائے اور یہ بھی غور کے قابل بات ہے کہ منشی جی نے اپنے مقابل والوں کے مضامین میں کس کس بات کی داد دی ہے۔ اہاہا یہ کسقدر مضحکہ خیز بات ہے کہ بعض نیک طبیعت والوں کو جو منشی عبدالکریم کے مضامین میں گالیاں دیکھکر نفرت پیدا ہوئی تو منشی جی کو اسکا افسوس ہوا۔ کہ لوگ گالیوں کو برا کیوں سمجھتے ہیں۔ بھلا اب منشی جی کی سی طبیعت کہاں سے لائیں کہ گالیوں کو آداب تہذیب سمجھیں۔ ہاں جن میں جھگڑا فساد گالی گلوچ جن قوموں کا روز مرہ ہے اونکو بیشک ایسی مکروہ باتیں ناگوار نہیں گذرتیں مگر شرفا میں جبتک شرافت باقی ہے وہ ایسی باتوں سے ضرور نفرت کریں گے۔ سب سے بڑھکے اپنی جہالت اور طبیعت کا ثبوت منشی جی نے یہ دیا ہے کہ اردو پنچ کا حوالہ دیکر اپنے مقابل والوں کو ڈوب مرنے کی ترغیب دی ہے۔ کوئی اون سے پوچھے کہ حضور اردو پنچ کا مضمون یہ حالیہ ہے یا پہر اور پڑھا ہی تو سمجھا بھی ہے یا نہیں۔ ایک تو منشی جی پر انجمن احباب کے بڑ لانے اور مسلمانوں کی پبلک انجمن کے نئے سکرٹری۔ اور اردو پنچ کا مضمون سمجھ میں نہ آیا۔ منشی جی! اوس مضمون میں تو آپ پر بھی چوٹ ہے۔ اور آپ پر بھی لعنت ملامت کی گئی ہے۔ کسی سے پڑھوا لیجیے سمجھیے اور پھر آپ پہلے چلو بھر پانی میں ڈوب مرئیے۔

(بشرطیکہ غیرت ہو) اور اپنی بات کا پاس ہو۔ منشی جی اگر صرف کانگریس کی شرکت کی تردید مین چند ایک مضامین لکہتے تو خدا گواہ ہے ہم اونکا برابر ساتھ دیتے۔ ہمارے ہی دوستون مین ایک نے ایسے مضامین کی سلسلہ جنبانی کی تہی جس مین قاضی کبیرالدین صاحب اور علی محمد بہیمجی سے چند باتین پوچہی تہین۔ جو تحریر وہ مہذب تحریر تہی قاضی صاحب نے بہی اوسکا مہذبانہ جواب دیا تہا اوسکا جواب الجواب تیار ہو رہا تہا کہ منشی جی نے اپنے خرافات سے ساری بات بگاڑ دی۔ قاضی صاحب پر کیا موقوف ہے ہر معزز آدمی ایسی پوچ ہچر باتون کے جواب مین خاموشی اختیار کریگا۔ ہسبات مین غالباً منشی جی کے بہت سے دوست اتفاق کرین گے کہ منشی جی نہ کانگریس کی موافقت سے غرض ہے نہ مخالفت سے مطلب۔ اونہون نے جہان کسی مسلمان کی عزت اور تعریف ہوتی دیکہی اور اونکی طبیعت کا تھرما میٹر ۱۰۰ ڈگری پر پہنچا۔ بس اب جس پہلو سے بن پڑے اوسکی ذلت اوسکی توہین منشی جی سے سن لیجئے۔ بمبئی مین جتنے مشاہیر ہین شاید ہی کوئی اونکی ہجو سے بچا ہوگا۔ بہ سامرین طیب جی ہون یا قاضی کبیرالدین یا منشی محمد حسن نقیبہ یا کسی اور معزز مسلمان کا نام لیجئے۔ منشی جی کے نزدیک سب کشتنی سوختنی گردن زدنی ہین۔ احمد آباد کے اجلاس کانفرنس کے پہلے نوابزادہ نصراللہ خان پر بہی تبرا ہوا کرتا تہا۔ مگر وہ نوابصاحب واہ واہ کیا کام کیا ہے۔ احمد آباد مین پولیٹیکل ایسوسی ایشن کا سکرٹری منشی جی کو بنا کر اونکی دہن دوزی کر دی۔ ہر شخص سمجہ سکتا ہے کہ قاضی صاحب کے جواب مین اگر شرکت کانگریس کی تردید منظور ہوتی تو شرکت کانگریس کے نقصانات دکہائے جاتے دلائل سے ثابت کیا جاتا کہ یہ بُری بات ہے کیا اوس خط مین شرکت کانگریس کے خلاف ایک بہی دلیل ہے۔ مقصود تو قاضی صاحب کو گالیان دینا اپنی شہرت کرنا اور اپنے خاندان کی تعریف کرنا تہا۔ چنانچہ اسی مضمون مین اپنے بہائی کے رسالہ کی بڑی تعریف آپ ہی کی ہے اور اوسمین صرف علیگڈہ پارٹی۔ ناخدا صاحب۔ محمد حسین صاحب حکیم۔ مولوی رفیع الدین صاحب اور سید معین الدین صاحب کے اقوال کو جمع کر دیا ہے اسکے سوا اوسمین کوئی اونکی طبعزاد ہو تو منشی صاحب ہی دکہا دین مگر منشی جی بڑے فخر سے فرماتے ہین مین اوس رسالہ کا اردو ترجمہ کر دیتا تو ایسا ہوتا اور ویسا ہوتا یہی ہوتا کہ حق مرید ادا ہو جاتا۔ مگر منشی جی ترجمہ کیا کیون کرتے وہ تو مسلمانون کی سچی ہمدردی کی تو خاموش بیٹہا ہی تہا تا۔ خاص بمبئی مین کانگریس ہوئی۔ مسلمانون کو کانگریس مین شریک ہوتے دیکہا۔ شہرت کے لئے جوش آتا دکہایا کہ حواس ای ہو گئے۔ پہر بہی رسالہ کا ترجمہ جسکا ذکر آتا بہت یقین ہے نہ ہوا مگر اس پردہ مین اپنے بہائی کی تعریف کر دی۔ منشی جی کو اپنی اور اپنے سگون کی تعریف کرنے کے تو ایسے ڈہنگ یاد ہین کہ کوئی مضمون ہو علمی اخلاقی ملکی قومی اصل مضمون کو تو اونکو چہوڑ ہی دینا پڑتا ہے اور گہیر گہار کے وہ اپنی تعریف کا پہلو نکال لیتے ہین اور اسی دہن باتین کیجئے صاف ثابت ہو جائیگا کہ ہماری بات سچ ہے۔ اونکی کوئی تحریر پڑہئے یہ بات نہ نظر آئے تو ہم گنہگار۔ اب کانگریس ہو چکنے کے بعد منشی جی کو ترجمہ کی یاد آئی ہے مگر یہ مشت بعد از جنگ ہے۔ بر کلہ خود باید زد۔ مگر منشی جی یہ فرماتے ہین کہ "آتے سال اگر جیتے رہے تو دیکہا جائیگا۔" اول تو "آتے سال" خاص منشی جی کی فصاحت ہے۔ جنکو منشی اور شاعر ہونیکا فخر ہے دوسرا کوئی منشی جی سے پوچہے کہ اس سال بہی تو تم مردہ تہے۔ اس سال ہی تم نے کیا کر لیا۔ جو آتے سال کروگے۔ پہر منشی جی فرماتے ہین کہ "جو میرے بمبئی سلطان الاخبار کے کالم میرے مضمون کی تائید مین بہرے ہوتے تہے گو جہانتک ہو سکے تہوڑون سے کام لینے کو جی نہین چاہتا" ہم تو یہ کہتے ہین۔ کہ منشی جی کے رشک و حسد کی وجہ سے کسی شریف معزز مسلمان کی عزت و نیکی کی بہبود کی کوشش کرنے مین خود کوئی شریف منشی جی کا ساتہ نہین دے سکتا۔ بلکہ اوس شریف مظلوم کی ہمدردی پر مائل ہو تو عجب نہین ع کند ہمجنس باہمجنس پرواز ہان منشی جی کے برادری والے منشی جی کا ساتہ دین تو دین ع کبوتر با کبوتر باز با باز ۔ سو اب وہ بہی انپر ہاتہ رکہنے نہ دینگے کیونکہ منشی جی اپنے مدد کرنے والون کو جہاڑے کے ٹٹو سمجہتے ہین۔ جنکو اسکے مطلب نہین۔ منشی جی اونکو جہاڑے کے ٹٹو سمجہین یا گہاٹ کے گدہے سمجہین یا گہر کے نہ گہاٹ کے سمجہین۔ ہم تو یہ پوچہتے ہین کہ خاص اسی مضمون کے متعلق مدد کرنے والون کو منشی جی یہ احسان شناسی کرتے ہین یا اون معاونین کو بہی ایسا ہی سمجہتے ہین جنہون نے منشی جی کو رسالے لکہدئے۔ منشی جی کو خاص کر مضامین لکہدئے۔ منشی جی کی اکثر تحریرین درست کر دین۔ منشی جی کو منظوم تاریخین لکہدین اور منشی جی نے بڑے فخر کے ساتہ ان سب تحریرون کو اپنے نام سے مشتہر کر دیا۔

مراقبہ — گہر کا بہیدی

کراچی کی رپورٹ

جناب مولانا پنچ بہادر صاحب سلامت۔ ہمارے ہان مین جانتے ہون۔ خوجہ و بوہرا مہاجنان مین لیڈر بننے کا

خوش مند رئیس بھی کچھ کم نہیں ہیں۔ حضور نمائی کرتے ہیں
نہیں بلکہ شرم و حیا بالائے طاق اور تمام مرد و عورتیں
شہر گردش [illegible] وہاں کے رئیس میاں کی طرف سے دان
بھی ہو رہا ہے بلکہ [illegible] اور فرنگی کیمپ [illegible]
خوب بازاری ایک وبا [illegible] کا ہے اور جاتے ہیں
ذوق میں [illegible] صاحبان کے ساتھ کھیلتے ہیں یہ بات
نہ مشہور بات ہے کہ [illegible] صاحبان سیاہ [illegible]
کو ہمیشہ حقارت کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔
گر [illegible] پتلون واسکٹ بلکہ [illegible]
انگلش [illegible] کی طرح [illegible]
بلکہ [illegible] برابر نہیں
سمجھتے [illegible] جب کبھی باہر [illegible] باقی
ہے [illegible] ایسے ایسے [illegible] نوجوان [illegible]
کی شان میں [illegible] جو دوسری قوموں کے
اشخاص [illegible] قہقہے لگاتے ہیں۔ واہ [illegible]
یہاں [illegible] ترقی [illegible] حاصل کر لیا ہے

مسماۃ [illegible] نے [illegible] زہر سے خودکشی
کرنی چاہی تھی [illegible] کے شوہر
اور دوسرے اشخاص نے [illegible] بچا لیا [illegible] زخم
[illegible]
[illegible] جگہ [illegible] ہوئی ہے

[illegible] گزشتہ کو شام کے وقت ایک [illegible]
صاحب [illegible] کے سامنے [illegible]
[illegible] ایک ڈاکٹر [illegible] گاڑی [illegible]
[illegible] کھلا دی [illegible] شدہ [illegible] پہنچی تھی
[illegible] صاحب کے پیش کیا جا [illegible]
[illegible] شاہی [illegible] دیکھنا [illegible]
[illegible] صاحب [illegible] اس [illegible] کے
عوض انعام لیں گے۔

وجہ سے [illegible] صاحب پولیس [illegible]
جناب چیف کنسٹبل [illegible] ہیں [illegible]

بولتے رہے ہیں لیکن آج تک حکام بالا نے کچھ بھی [illegible]
نہیں کی ہے۔ حال میں میاں [illegible] کنسٹبل پر [illegible]
مار پیٹ کی واردات گذری ہے [illegible] کی شکایت
ڈسمس ہو گئیں۔ [illegible] جو تاخیر ہو گئی ہے
[illegible] کا [illegible] حاصل ہو گیا۔ اس بیچارے نے
عدالت میں فریاد کی ہے۔ دیکھئے اسکا کیا نتیجہ
ہوتا ہے۔ اور پھر ہم بھی اسکا کچا چٹھا ناظرین
کے پیش کریں گے۔

راقم ایچ۔ ایس۔ [illegible] ازلاہی۔

راولپنڈی گدہے

بعض کورہ مغز ایسے دلیر ہوتے ہیں کہ نعوذ
باللہ اس مثل کے پورے مصداق بنجاتے ہیں
چوری اور سینہ زوری آج دو چار روز کا
ذکر ہے کہ وہ ایک آدمی اہل موالیوں میں
بیٹھکر وہ بے تکی ہانک رہے تھے کہ اگر [illegible]
بھی نہ ہوتے تو ان کے سامنے کان پکڑکے
زانوئے ادب تہ کرتے۔ اتفاقاً جو دو ایک [illegible]
[illegible] میں آیا کہ ایسی طرح گفتگو کو سنکر لگے
فریب اور دغابازی سے پبلک کی نگاہ [illegible]
جاتی [illegible] وہ راولپنڈی گدہے جو واقعی [illegible]
گدھا کے [illegible] جاتے ہیں [illegible]
جیسے [illegible] کا قصہ کیا تو [illegible] کے [illegible]
میں [illegible] ہو کے [illegible] بچ گئے۔ [illegible]
جس اسٹیشن پر دیکھا کر یہاں جا پہنچ [illegible]
زیادہ [illegible] تو جب پلیٹ فارم پر پہنچے
[illegible] ایک [illegible] مسافر کا [illegible] اسٹیشن
پر اترنے والا تھا سامان بھی باہر [illegible]
[illegible] پیسے [illegible] بھی [illegible] اور روانگی
کے وقت پھر سوار۔ اسیطرح اپنی چالاکی [illegible]
[illegible] اسٹیشن ماسٹروں کو [illegible]

ایسے بدمعاشوں کی اچھی طرح پامالی کریں تاکہ ایسی
[illegible] ہوا ہیں۔ [illegible] راولپنڈی کا
[illegible] کابلی [illegible] یہاں کے
[illegible] ہیں۔ عورتوں کے کرتوت سے
ناظرین سلطان الاخبار واقف ہو چکے ہوں گے
[illegible] کے اخبار میں چھپے راولپنڈی کے
ایک گدہے نے کیا [illegible] جاری ہیں۔

راقم ایک سچا خیرخواہ [illegible]

امام کی ضرورت

جناب خان صاحب [illegible] باجوڑہ ضلع
خانڈیس کی مسجد میں ایک پیش امام کی ضرورت
تنخواہ [illegible] روپئے ماہوار اور رہنے کے
لئے مکان دیا جائیگا۔ جن صاحب کی خوشی
ہو مہربانی سے خط کتابت کے ساتھ فیصلہ
کریں۔ شخص مذکور مذہبی تعلیم سے اچھا
واقف ہو۔ اور قرارت بھی ٹھیک پڑھتا
ہو۔ عمر چالیس برس سے زیادہ ہونی چاہئے

المشتہر [illegible] عبدالمجید [illegible]
باجوڑہ ضلع خانڈیس

روشن چشم سُرمہ

یہ سرمہ ازحد مجرب ہے۔ اس سے کوئی خاص نفع
مقصود نہیں بلکہ عام خلق اللہ کو نفع پہنچانا منظور ہے
اور اسکی قیمت اسلئے بہت کم کر رکھی گئی ہے تاکہ
لوگ [illegible] اسکا فائدہ ظاہر ہو اور ہر امیر و غریب
خریدکر اسکا بخوبی تجربہ کر کے اپنا اطمینان کر سکے
[illegible] نمبر (۱) جالا۔ ناخنہ۔ پھولا [illegible] اور کوئی ایسی
شکایت ہو جس سے [illegible] میں [illegible] آجائے اسطرح
کے استعمال سے فائدہ ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی [illegible]
(نمبر ۲) [illegible] میں [illegible]

ہیسے کیسی ہی سخت شکایت ہو۔ اسکے استعمال سے
بفضلہ تعالیٰ بالکل شکایت جاتی رہتی ہے قیمت
فی شیشی ۱۲ر (قیمت) آنکھ سو جانی پینا گھڑی
گھڑی کھجلانا۔ صبح و شام خلا کی حالت میں استعمال
کرنے سے سب شکایتیں دفع ہوجاتی ہیں یہ سرمہ
پرانی آنکھوں میں بھی ہمیشہ استعمال رکھنے سے آنکھوں
کی طاقت اور تیزی اور نظر کی روشنی وغیرہ کئی
خوبیاں بڑھتی ہیں۔ آنکھوں کو ہمیشہ اچھا رکھنے کے
لئے ایک بڑا مددگار ہے۔ سچی تعریف خدا کیلئے
ہے۔ ایکبار استعمال کرکے دیکھو صرف چار آنہ کا
خرچ ہے جس سے چار ہی دن میں اسکی عجیب خوبیاں
معلوم ہوجائینگی بلا بعد تجربہ آپ اسکو ایسا عزیز
سمجھینگے کہ ہمیشہ اپنی آنکھوں میں اسکا گھر
رکھینگے۔ یہی ہمارا پریم سبھا کا یہ پریمی سرمہ
نکھرا۔ اکثر سرموں کے استعمال سے آنکھیں سرخ گیں
معلوم ہوتی ہیں جسکو لگا کر اکثر احباب اپنے دوستوں
کے آگے جانے سے شرماتے ہیں۔ ہمارے سرمہ میں یہ بات
نہیں۔ بلکہ آنکھوں میں جو قدرتی سیاہی ہے ویسی
ہی سیاہی اس سرمہ میں موجود ہے۔ آنکھوں کی
سیاہی اس سرمہ کی سیاہی میں مل جاتی ہے یہ سرمہ
لگانیکے بعد ہی آنکھوں میں جذب ہوجاتا ہے اور
سرموں کی طرح نہیں کہ لگانے کے بعد پانی کے
قطروں کے ساتھ سرمہ کا رنگ بھی نکلتا ہو۔ قیمت
فی شیشی ۱۲ر (نوٹ) مسکینوں کی آنکھوں میں یہ سرمہ
مفت لگا دیا جاتا ہے۔

روغن دافع درد :۔ جوڑوں کا درد۔ گٹھیا یا بڑی
ہڈیوں کسی قسم کا بھی درد ہو اسکے لئے تیر بہدف ہے
قیمت فی شیشی ایک تولہ ۱ر دو تولہ ۲ر مسکینوں یا جنکا جی
نہ چاہتا ہو۔ انکی مفت مالش کردیجائیگی۔ پتا ۔ حکیم
احمد ابوبکر پریم سبھا ۔ بازار صوفی سید جلال میں
بنگالی ڈاکٹر ہول کے اوپر۔ بمبئی۔ (نوٹ) [illegible]

زینت شباب

خضاب والوں کی لن ترانیوں اور شائقین خضاب
کی شکایتوں سے ابد دولت کا ناک میں دم آگیا تھا
کسیکی تو یہ شکایت تھی کہ چند ہی روز میں رنگ
بھورا پڑ جاتا ہے۔ اور کسیکی یہ شکایت تھی کہ
اگر ایک ہفتہ لگانا بھول جائیں۔ تو ڈاڑھی شریف
پر ایسی خاک اوڑنے لگتی ہے جیسے کسیکی چہرہ
پر دقیانوسی زمانہ کی پھٹکار پڑ گئی ہو۔ اور یہ
شکایت تو بالعموم تھی کہ شیشی نمبر اول کی بدبو بھی
نمبر اول کی ہے۔ بال تو کالے ہوجاتے ہیں مگر جلد
بھی جل کے کالا کوئلہ ہو جاتا ہے۔ غرض یہ کہ متواتر
شکایتوں نے ابد دولت کے دماغ کو ہلا دیا آخر
گھبرا کے خود اس فکر میں مستغرق ہوگئے یہ مثل
مشہور ہے جوینده یابنده۔ خدا کے فضل سے
ہم کو اپنی کوشش میں کامیابی ہوئی۔ ہمارے نزدیک
جھوٹی تعریف جھوٹے بچوں اور نطفہ حراموں کا کام
ہے۔ سارا زمانہ جانتا ہے کہ اگر لاکھ روپیہ کا
بھی فائدہ ہو تو انشاء اللہ تعالیٰ جھوٹ بنیاد فقرہ
اپنی قلم سے ہرگز نہ نکلیگا۔ لہذا ناظرین کے
اطمینان کے لئے صرف اتنا لکھدینا کافی ہوگا کہ
ہمارے خضاب نمبر اول کی بدبو بنسبت کم بلکہ نہایت
کم ہوگئی ہے۔ اور پھر خوبی یہ کہ تمام خضابوں
سے ڈبل یعنی شیشی ایک ایک اونس کی اور
قیمت ایک روپیہ ایک آنہ۔ معہ محصول ڈاک
ایک روپیہ چار آنہ پسند نہوں تو واپس کردو۔

خضاب لاجواب

یعنی نورشاہ کا خضاب اسکے استعمال سے ہم ذمہ دار
نہیں۔ قیمت تین بکسوں کی دو روپیہ
المشتہر حکیم بچھاور۔

سچا کارخانہ عطر و پھلیل

جو کہ مدت دراز سے جاری ہے۔ پتہ کارخانہ
یہ ہے :۔ بھی رام سوکھچند ٹھیکیدار پھول و مالک
کارخانہ عطر کو یہی نمبر ۲ شہر قنوج ضلع
فتح گڑھ جو صاحبان اپنا نام ونشان اور پورا
پتہ تحریر فرمائینگے انکو عطر کی فہرست بلاقیمت
روانہ کیجائیگی۔ منگا کر دیکھو : فقط۔

کوک شاستر

بہ اوصاف بخط اردو باتصویر ہمارے
یہاں ملتا ہے۔ قیمت مجلد ۱ر
المشتہر
برج باسی لال۔ کتب خانہ نمبر ۳
ستیان گلی شہر جہانسی

کارخانہ عطر فرحت المشام قنوج

میں ہر قسم کی روغنیات مل سکتے ہیں عطریات
دس سے [illegible] تولہ و روغنیات [illegible] سے [illegible]
مفصل فہرست طلب کرنے پر مفت روانہ
ہوگی۔ جو صاحب مال منگوائیں [illegible] پتہ صاف
تحریر فرمائیں۔ درخواست بنام حاجی قدرت
عبدالغفور تاجر کارخانہ عطر فرحت المشام قنوج [illegible]

مجموعۂ صنائع نادرہ

منتخبات بازیگری ہر دو جلد معہ فرہنگ قیمت ایک روپیہ چار آنہ
محصول ڈاک [illegible] منشی محمد باقر [illegible] قیمت پر
بذریعہ ویلیو پے ایبل مل سکتی ہے درخواست میں پتہ
صاف بخط نستعلیق ہونا چاہیے۔

سو بیسے [illegible] سرمہ کی قیمت [illegible] سر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

جاسوسوں کی رپورٹیں

روئٹر بندرگاہ پورٹ آرتھر سے بذریعہ تار برقی خبر دیتا ہے کہ گزشتہ ۵ تاریخ کو وہاں کی ۹ ہزار روسی سپاہ خلیج پچین سے ۱۵ میل جانگگسر کی ریلوے سٹیشن تک چلے گئے۔ اور پھر وہاں سے ڈالنی پہنچے۔ اور ٹرین میں سوار ہو کر روس کو روانہ ہو گئے۔ اسوقت کا سمان درد انگیز اور رقت خیز تھا۔ جاپانی سپاہ اور افسران نے وہاں کی ریلوے کی حالت میں متعدد ترمیم کر دی ہے۔ پورٹ آرتھر کی چھوٹی پیمانہ کی ریلوے بڑی کر دی۔ اور وہ عنقریب بندرگاہ میں نصب کر دیجائیگی۔ پورٹ آرتھر کی جن روسی سپاہ نے جاپانی اتباع قبول کر لی ہے۔ ان کے گروہ گروہ آج کل جاپان میں وارد ہو رہے ہیں۔

پورٹ آرتھر سے روئٹر کا نامہ نگار مظہر ہے کہ بندرگاہ میں جاپانی سپاہ اور ملاحون نے بڑی جانفشانی سے کام لیا۔ اور اب تک چالیس میل کی مسافت میں ۵۰۹ روسی سرنگوں کا پتا لگا لیا ہے۔ جو ابھی نہیں اوکھاڑ پھینکا ہے۔

روئٹر کا نامہ نگار متعینہ ٹوکیو بذریعہ تار برقی خبر دیتا ہے۔ کہ جاپانی افسر پورٹ آرتھر کو ایک بحری جنگی صدر مقام بنانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ نائب امیر البحر شیبایا یہاں کے والی افسر مقرر کئے جائینگے۔ اور کل انتظام کو یہاں رہنے کا فوجی انتظامات کے لئے صرف مختصر سا لشکر رکھا جاویگا۔

پورٹ آرتھر کے روسی قیدیوں کو جاپانی افسروں کی تحویل میں دینے کا کام کا اس قلعہ پر اختتام کو پہنچ گیا ہے۔ روسی جنگی جہازوں کا وہان حصہ فی الحال جنگ مذکور میں جاپان کے خلاف نبرد آزمائی کا نہیں رکھتا ہے۔ اسباب کا حلف بھی اوٹھا لیا ہے اور یہ لوگ روس کو روانہ ہو گئے۔

جاپانی اعلا افسر جنرل نوجی نے تازہ رپورٹ میں ظاہر کیا کہ گذشتہ شنبہ کو پورٹ آرتھر کی کل روسی سپاہ نے اتباع قبول کر لی اور بجانگ حراست میں آگئے انکی تعداد یہ تھی ۸ ہزار افسر ۱۹۱۴۳۴ سپاہی۔ انمیں سے ۴۴۱ افسر اور ۲۲۹ سپاہیوں نے آئندہ جاپان مقابلہ نہ کرنے کا حلف اوٹھایا اور روس کو روانہ ہو گئے لیکن روسی اعلیٰ افسر جنرل فوک سمرنوف اور بورباڈسکی اور امیر البحر واگنر نے برضا و رغبت حالت اسیری میں اپنے ایام جاپان میں بسر کرنا پسند کیا۔ اور جنرل سٹیسل ڈالنی کو ۱۲ تاریخ کو بجانب روس روانہ ہو جائیگا۔

آبزرور لکھتا ہے اخبار ناظرین مورخہ ۴ جنوری کی تاریخ میں شایع ہوئیں ان سے پایا جاتا ہے کہ روسی بیڑہ بالٹک کے اکثر جہازوں میں اسقدر عظیم نقص واقع ہو گئے ہیں کہ خواہ مخواہ امیر البحر روژدسٹونسکی کو مزید امداد جہازوں کے انتظار کے لئے لنگر انداز ہونا پڑیگا۔ تاوقتیکہ امدادی بیڑہ نہ آلے روسی بیڑہ بالٹک اپنا سفر آگے نہیں کر سکیگا۔

جنرل نوجی خبر دیتا ہے کہ پورٹ آرتھر کی فتح کے ساتھ مندرجہ ذیل اشیاء جاپانیوں کے قبضہ میں آئیں ۵۹ روسی قلعے۔ ۵۴۶ توپیں ۱۰۰ چھوٹی توپیں۔ ۸۲۶۰۰ گولے۔ ۳۰ ہزار کیلوگرام بارود۔ ۳۵۲۵۲ بندوقیں ۱۹۲۰ [illegible] گھوڑے ۴ جنگی ۲ [illegible] ۱۴ چھوٹے جنگی جہازات۔ تارپیڈو شکن کشتیان ۱۰۰ اسٹیمر ۳۵ چھوٹے جہازات۔

روسی مقام باکو جہان سے مٹی کا تیل بکثرت برآمد ہوتا ہے کے کارخانوں میں مزدور ہڑتال مچی۔ آخر مسلح مزدوروں نے ہنگامہ بے تمیزی اور سخت خونریزی برپا کر دی۔ باضابطہ طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے کہ ۱۰ آدمی مارے گئے۔ یہ جنگ روسی کاسک اور ہڑتال مچانے والون کے درمیان گذشتہ ۳ تاریخ کو ہوئی تھی۔ ہڑتال مچانے والون نے ۲۰ گودام مٹی کے تیل کے جلا دئے ہیں۔

روسی اخبارات زور دے رہے ہیں کہ روس کے لئے اس سے بہتر اور کوئی بات نہ ہوگی کہ بیڑہ بالٹک کو واپس طلب کریں۔

ایک تازہ خبر ہے کہ منچوریا میں جنرل کروپٹکن کے لئے [illegible] کہ روسی سپاہ کا انتظام [illegible] نے کر لیا ہے۔

تازہ خبر مظہر ہے کہ نواب دیر اور خان نواگئی کے مابین سرحد پر جنگ چھڑ گئی ہے۔ خان نواگئی نے ایک قلعہ فتح کر لیا۔ برٹش فوجی دستہ کو جو فوری حکم کے لئے مستعد رکھا گیا تھا روانہ ہو جانیکا حکم مل چکا ہے۔ اور سخت تاکید کی گئی ہے کہ جنرل [illegible] ہندوستان تک خبر رسانی کے لئے کل راستے کھلے رکھے جانے کی کوشش کی جائے۔ اسوقت حضرت نواب دیر کی امداد کیجائے۔

خبر ہے کہ دیر کے قلعہ کی فتح ہو جانیکی [illegible] مگر اصل جنگ جنڈول میں واقع ہوئی۔ جہاں پر نواب دیر کو مداخلت کا کوئی استحقاق نہ تھا۔

کمیشن تحقیقاتی ہل ۱۱ جنوری کو [illegible] میں قائم ہوگی۔

سر ولس پیٹر فنانشل کمشنر پنجاب کی رخصتی کا ناچ ۱۵ فروری کو لاہور میں کیا جائیگا۔

جالندھر میں محمد اعظم خان پولیس مین اسپتال میں مرگیا اسکی بیوہ اور والدہ نے خودکشی کرلی۔

نیلور میں ذخیرہ آبپاشی کے لئے تالاب کا بنانا بصرف ۱۰ لاکھ کے منظور ہوا۔

آگرہ دہلی کے درمیان ایک لائن بائی پاس تیار کی گئی۔ خبر ہے کہ ایک اور لائن بنائی جائیگی۔

دہلی بینک کی ہڑتال کی نوٹ کے مقابلہ کا فیصلہ عام پسند نہیں پایا گیا۔ اسپر باضابطہ اعتراض کیا گیا ہے۔

ہفتہ مختتمہ ۱۰ دسمبر میں ہندوستان میں ۵ نئے تارگھر جاری کئے گئے۔

لاہور میں عظیم الشان تعلیمی بستی قائم کرینگے حدود گوبند باغ سے کارخانہ منشی گلاب سنگھ تک ایک بستی ہوگی یہی تعلیمی بستی دوسری طرف کارخانہ رلیا رام سے [illegible] تک پھیل جائیگی۔

یکم جنوری کو ریاست بہاولپور میں سخت زلزلہ محسوس ہوا۔ ۶ بجے صبح غوث پور میں بھی محسوس ہوا۔

یکم جنوری کو مہاراجہ صاحب [illegible] کے شکوے کے متعلق میں دفتر [illegible] ہیں۔

میسور کی کان سے دسمبر گذشتہ میں ۱۰ ہزار ۲۵۶ اونس سونا نکلا۔

بیلی ڈنگا (کلکتہ) میں ایک دیہاتی نے حمق میں ۴ آدمیوں کا خون کرڈالا۔

سنٹرل جیل بنارس میں ہنگامہ ہوا۔ ایک کو پیٹ ڈالا ۲ قیدیوں کو سخت زخم [illegible]

ایک تاحیات کالا پانی اور ایک کو اجمالی قید [illegible] ہوگا۔

مرزا حبیب حسین شمار شارٹ ہینڈ میں اردو زبان کے ایک منٹ میں ۱۵۰ لفظ لکھ سکتے ہیں۔

دہلی کے مقدمہ حبس [illegible] میں دفعہ ۲۹۵ (الف) مصنف کتاب [illegible] کو ۵۰۰ جرمانہ ہوا اور پرنٹر [illegible] کو ۲۵ روپیہ جرمانہ اور پبلیشر رام کشن سے ۱۵۰ روپیہ کا مچلکا لیا گیا ہے۔ اپیل ہوگا۔

پٹیالہ کے کرنل عبد المجید خان صاحب شہزادہ عنایت اللہ خان صاحب کو لنڈی کوتل تک پہونچانے جائینگے۔

کلکتہ میں افیون کا آئندہ نیلام یکم فروری کو ہوگا ۴ ہزار پیٹیاں ہیں۔

کنگڑہ ہاتھی ریاست کپورتھلہ میں ایک فیلبان نے اپنے ہاتھی کو نہلانے تالاب پر لیجاتا تھا) راستہ میں ہاتھی کو سب راہ ہاتھی خاموش رہا۔ لیکن کہنا اس کے دل میں باقی رہا جس وقت تالاب پر پہنچے اور فیلبان نیچے اترا تو ہاتھی نے اسکو سونڈ سے پکڑ کر تالاب میں پھینک دیا اور خود بھی پانی میں داخل ہوکر فیلبان کو کیچڑ میں دبا دیا۔ جب ہاتھی واپس آیا تو فیلبان کو ہمراہ نہ دیکھکر لوگوں کو فکر ہوئی۔ ایک شخص نے جو دور سے یہ کیفیت دیکھ رہا تھا بیان کیا کہ ہاتھی نے فیلبان کو ہلاک کیا ہے۔ تھانہ میں رپٹ ہوئی۔ پولیس تفتیش کے لئے آئی۔ تالاب میں جال ڈالے گئے۔ مگر کچھ پتہ لاش کا نہ لگا۔ آخر ایک فیلبان اسی ہاتھی کو دلاسہ دیکر [illegible] لاش نکال لایا اور زمین پر ڈالدی۔

کوہاٹ اور [illegible] بارانی کا عالم ہے۔ [illegible] گھٹا ٹوپ گھٹا چھائی ہوئی ہے۔ [illegible] غیر معمولی [illegible] بارش کی پکار مچ گئی تھی۔

قصبہ [illegible] میں ایک مسجد میں آتشزدگی ہوئی۔

میانوالی میں محلہ تانی جیل والو پر تعزیری پولیس ۲ سال کے لئے مقرر کیں گے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کا بیسواں سالانہ جلسہ آخر ہفتہ فروری میں ہونا قرار پایا ہے۔

[illegible] کالج سکندرآباد دکن کے لئے [illegible] ۱۵ ہزار روپیہ منظور کیا گیا۔

کانگریس [illegible] میں صرف وزیروں کے ملک [illegible] سے ۲۰ ہزار [illegible] وصول ہوا۔

ہفتہ مختتمہ ۲ دسمبر میں کل آمدنی [illegible] ہند ۳۲ لاکھ [illegible] ہزار روپیہ ہوئی ہے۔

بنگلور میں کارخانہ [illegible] کے لئے ۲ ہزار ایکڑ زمین پر جنگل ہونا قرار پایا۔

مسٹر [illegible] سرکار نے [illegible] قانون [illegible] کرلی۔

[illegible] سکھوں [illegible] جنہوں نے [illegible] قبول کیا ہے اسپر [illegible] لاہور [illegible] کو بڑی [illegible] ہے۔

مطبع حمیدیہ واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و اڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا